دردمندانہ اپیل

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب مدظلہ
صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ہمارا پیارا وطن پاکستان اس وقت جن مشکلات سے دوچار ہے، قیام پاکستان کے بعد سے اس قدر مشکلات اس سے پہلے کبھی نہیں آئیں۔ معاشی طور ملک تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے، ادارے تباہ ہورہے ہیں، سیاسی جماعتیں باہم دست و گریبان ہیں، مختلف گروپوں میں جنگ وجدال جاری ہے، مسلمان مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے، اصلاحِ احوال کی کوئی سنجیدہ کوشش کہیں نظر نہیں آتیں، کوئی کوشش ہوتی بھی ہے تو ناکام رہتی ہے، رہنمایانِ قوم، اخلاص اور قربانی کے ساتھ اصلاح کرنے کے بجائے دنیوی وسیاسی مفادات سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں، ہر طرف کرپشن اور لوٹ مار کا بازار گرم ہے، بدامنی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ گھر سے نکلنے والا کوئی شخص محفوظ نہیں، کسی کو صحیح سلامت واپس گھر لوٹنے کا یقین نہیں ہوتا۔ ہر ایک کی جان ومال خطرے میں ہے۔ علماء، صلحاء اور بے گناہ عوام کا قتل عام جاری ہے، جبکہ ایک بے گناہ شخص کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔

اسلام کے نام پر بننے والی واحد ایٹمی قوت، کفریہ طاقتوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھ رہی ہے، وہ اس کے خلاف دن رات سازشوں میں مصروف ہیں، ان کی سازشوں سے بچنے اور ان مشکلات سے نکلنے کے لیے دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے:

(۱)......محبت واخوت کے درس کو عام کیا جائے، علماء، طلبہ، دین دار عوام اور ہر دردمند پاکستانی اپنے دائرہ اثر ورسوخ میں مختلف طبقات اور گروہوں کے درمیان دشمن کی پیدا کردہ نفرتیں اور دوریاں ختم کروانے اور باہم محبتیں پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ بیرونی سازشوں کا مقابلہ جب ہی ہوسکتا ہے جب پوری قوم متحد ہو۔ سب مسلمان بھائی بھائی اور جسد واحد کی طرح ہیں تو پھر ایک دوسرے سے نفرت کی گنجائش کیا ہے؟...... پوری قوم لسانی، طبقاتی اور مسلکی تعصبات سے بالاتر ہوکر ایک دوسرے کو گلے لگائے۔

(۲)...... جو کچھ وطن عزیز میں ہو رہا ہے، یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ عذاب کی ایک صورت ہے جو ہم سب کے اعمال بد پر نازل ہو رہا ہے، اس لیے سب سے زیادہ اہمیت اس کی ہے کہ پوری قوم کے طبقات :علماء، مشائخ، طلبہ وطالبات، حکمران وسیاست دان، دانشوروا سکالرز، ڈاکٹرز وانجینئرز، ججز ووکلاء، خفیہ ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہل کار، صنعت کار اور کاشت کار، غرض عوام وخواص بلکہ قوم کا ہر ہر فرد اپنے خالق ومالک سے رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگے، اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اپنے رب کے سامنے گڑگڑائے، آہ وزاری کرے۔

رمضان المبارک کا رحمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کا مہینہ شروع ہونے والا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے، گناہوں سے سچی توبہ واستغفار کر کے اور اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کر کے ہم اس رحمت کے سزاوار ہو سکتے ہیں۔ غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرنے کا اس کے سوا ہمارے پاس کوئی راستہ ہی نہیں۔

اس کی سب سے بہترین صورت یہ ہے کہ رمضان کا پورا مہینہ اعتکاف میں گذارا جائے، ہر مسجد میں زیادہ سے زیادہ لوگ اعتکاف کریں، جو لوگ پورے ماہ کا اعتکاف نہ کر سکیں، کم از کم آخری عشرہ کا اعتکاف تو ضرور کریں اور دورانِ اعتکاف، نوافل، تلاوت، توبہ واستغفار اور دعاؤں کا خوب خوب اہتمام کریں۔ علمائے کرام، ائمہ وخطباء اس کو ایک مہم بنا کر زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اس پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں۔

کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع وانابت، توبہ واستغفار، آہ وزاری اور التجاء کی برکت سے ہم سب کے لیے ان گھمبیر حالات ومشکلات سے نکلنے کی کوئی سبیل پیدا ہو جائے۔

و ما ذلك علی اللّٰه بعزيز

اعتکاف کے فوائد

عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف کرنا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، لہٰذا اس کی قدر کرنی چاہیے۔ دس دن کوئی لمبا عرصہ نہیں، مسجد میں رہتے ہوئے بہت سے گناہوں سے تو خود بخود حفاظت ہو جاتی ہے، مسجد میں رہتے ہوئے آپ نہ ٹی وی، نہ ریڈیو، نہ کچھ اور سن سکیں گے، ایک فائدہ تو یہ ہوا، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ بدنگاہی اور بدنظری سے محفوظ ہو گئے اور یہ مرض بہت بڑا اور عام ہے، لیکن بعض گناہ ایسے ہیں جو دورانِ اعتکاف بھی ہو جاتے ہیں، مثلاً: معتکفین آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں تو باتیں شروع ہو جاتی ہیں پھر اس میں غیبت اور بہتان تراشیاں ہوتی ہیں اور یہ گناہ ہے اور اگر گناہ مسجد میں بحالت اعتکاف کیا جائے تو اور عظیم گناہ ہے، پھر رمضان کے مہینے میں اس کا ارتکاب کیا جائے تو اور سخت گناہ ہے۔ لہٰذا معتکفین حضرات اپنے اعتکاف کو کامیاب بنائیں، اللہ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کریں اور یہ جب ہوگا جب گناہوں سے پرہیز کریں: "المعتكف يعتكف الذنوب". (فیض القدیر:۱۲/۶۱۴۱)